سوموار | 17۔اگست 1998ء

"احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے"

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

خطبہ نمبر27

سوموار 17اگست 1998ء 23ربیع الثانی 1419ہجری 17ظہور 1377ہش | جلد 48-83 نمبر178

قولِ سدید

حضرت عبداللہ ؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں اس وقت بچہ تھا اور گھر سے کھیلنے کے لئے باہر جانے لگا۔ تو میری ماں نے مجھے باہر جانے سے روکنے کے لئے کہا عبداللہ آجاؤ میں تمہیں کچھ دیتی ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تم نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ میری ماں نے کہا میں اسے کھجور دوں گی۔ حضور نے فرمایا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے نامۂ اعمال میں جھوٹ لکھا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد3 ۔ صفحہ 447)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی بدیوں کی تلاش کرنے والا دوسروں کی بدیوں کی تلاش سے باز آجاتا ہے

قول سدید کا تجربہ گھروں سے شروع کرو اس سے اصلاح کا وعدہ وابستہ ہے

تزکیہ اخلاق اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکّی کی صحبت میسر نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 14۔اگست 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:14۔اگست 1998ء۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے آیات قرآنی احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقوال کے حوالے سے قول سدید اختیار کرنے اور قول و فعل میں یکسانیت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات زبانوں انگریزی، عربی، بنگالی، جرمن، فرنچ، بوسنین اور ترکی زبان میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور نے قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب آیات 71-72 اور البقرہ 45-46 کے حوالے سے اہم نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سیدھی بات کرو۔ سیدھی بات کرنا سچی بات سے بھی بالا ہے۔ کہ بات سچی بھی ہو اور اس سے کوئی غلط فہمی بھی پیدا نہ ہو۔ سیدھی بات کا اصلاح اعمال سے گہرا تعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قول سدید کا تجربہ گھر سے شروع کرنا چاہئے۔ بارہا ماؤں اور باپوں کا یہ طریق ہوتا ہے کہ بچوں کو ٹالنے کے لئے جھوٹا وعدہ کر لیتے ہیں۔ اور جب اس کو پورا نہیں کرتے تو اولاد کے دل سے ان کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ کھری بات کہنے والے کی عزت اور اس کا احترام بڑھتا ہے۔ اگر اپنے گھروں میں کھری بات نہ کہو گے تو تمہاری اولاد تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ طریق بیان فرمایا کہ بچے کے روڑے بھی جیب میں سنبھال کر رکھے تا کہ وہ مانگے تو اسے دے سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے اپنے گھر میں اس طریق کی پابندی کی۔ اور بچوں سے کئے گئے ہر وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش کی آپ بھی بچوں کی خاطر وہی درد محسوس کریں جو میں نے اللہ کے فضل سے ہمیشہ محسوس کیا۔ اپنے گھروں میں اس کو تجربہ کر کے دیکھیں۔ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ نہ بولنا بڑی آزمائش ہے۔ اندر کی آزمائش کو آپ سنبھالیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بیرونی دنیا کو سنبھال لے گا اور آپ کی عزت قائم فرما دے گا۔

سورہ بقرہ کی آیات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تم تو دوسری قوموں کی اصلاح کے لئے مقرر کئے گئے ہو۔ کیا تم یہ کرو گے کہ دوسروں کو تو نیکی کی نصیحت کرتے ہو اور خود کو اور اہل و عیال کو بھول جاتے ہو۔ یہ کام اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اس لئے فرمایا کہ اللہ سے صبر اور صلوٰۃ سے مدد مانگو۔ مگر یہ بات عام لوگوں پر بھاری ہے سوائے ان کے جو خاک بسر ہوں۔ زمین پر بیٹھنا عاجزی کی علامت ہے۔ جو ایسا ہو اللہ اس پر ان راہوں کو آسان کر دے گا جو اللہ کی رضا کے حصول کی راہیں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا انسان اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسروں کے عیوب نہ دیکھتا رہے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنے نفس کو نیکی کا حکم نہ دے سکے گا۔ جو اپنی بدیوں کی تلاش کرتا ہے وہ دوسروں کی بدیوں کی تلاش سے باز آجاتا ہے۔ حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ تزکیہ اخلاق اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ سب سے بڑے مزکی آنحضرت ﷺ تھے۔ آنحضرت کی برکت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ سوتے جاگتے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ آپؐ کے تصور کی صحبت میں رہیں تو اصلاح ہونی شروع ہو جائے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہم پر اتنے احسانات فرمائے ہیں کہ ان کا شمار ہی ممکن نہیں مثال کے طور پر آپ نے دانتوں کو صاف رکھنے کے بارے میں آنحضورؐ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا جو دن میں پانچ مرتبہ دانت صاف کرے گا اس کے دانت صحت مند رہیں گے۔

جسم کو پاک صاف رکھو، بدبو سے دور رہو، ان میں سے ہر نصیحت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کھانے سے کب ہاتھ کھینچنا ہے۔ جو کھانا ہے اس کو دیکھ لو کہ حلال ہونے کے علاوہ طیب بھی ہے یا نہیں یہ سارے آداب ہم کو اس مزکی نفس کی صحبت عطا کر دیتے ہیں۔ ان سب کا گہرا تعلق ہستی باری تعالیٰ پر ایمان کی کیفیت سے ہے۔ ان باتوں پر عرصے تک عمل کرتے رہو تا کہ یہ فطرت ثانیہ بلکہ فطرت اولیٰ بن جائے اس کے بغیر فطرت کے عظیم تقاضوں کا پورا ہونا ممکن نہیں۔

قول سدید کے نمونے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میرے بیٹے سلطان احمد نے ایک ہندو پر بدیں بنیاد نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنالیا ہے اور مسماری مکان کا دعویٰ تھا اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا جس کے ثبوت سے وہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھ کو بھی نقصان تلف ملکیت اٹھانا پڑتا تھا۔ تب فریق مخالف نے موقعہ پاکر میری گواہی لکھا دی اور میں بٹالہ گیا اور بابو فتح الدین سب پوسٹ ماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے جا ٹھہرا۔ اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا..... اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے آپ کیا اظہار دیں گے میں نے کہا کہ وہ اظہار دوں گا جو واقعی امر اور سچ ہے۔ تب اس نے کہا کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤں سو وہ مقدمہ میں نے اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا اور راستگوئی کو ابتغاء مرضات اللہ مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5 ص299-300)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کئی روز سے بخار سے بیمار تھے سبھی بچے پیارے ہوتے ہیں مگر مبارک احمد تو بہت ہی پیارا بچہ تھا اور بیماری میں ماں باپ کی شفقت بیمار بچہ سے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے مبارک احمد ضد کر رہا تھا کہ میں نے ملائی کی برف کھانی ہے اور وہ بخار میں دینی نہ تھی ملائی کی برف کی جگہ اسے سادہ برف دیتے تھے۔ اور اس کے بہلانے کے لئے کہتے تھے کہ یہی ملائی کی برف ہے مگر وہ مانتا نہ تھا۔ آخر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ مبارک احمد کو برف دے کر کہہ دیں کہ یہی ملائی کی برف ہے اسے آپ کی بات پر بہت اعتبار ہوا کرتا ہے مان جائے گا۔ حضرت صاحب مبارک احمد کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا "مبارک احمد یہ لو برف تم اس وقت اسے ہی ملائی کی برف سمجھ لو"

اس نے کہا کہ نہیں میں نے ملائی کی برف ہی کھانی ہے آپ نے فرمایا تم اس وقت اس برف کو ہی ملائی کی برف سمجھ لو۔ غرضیکہ بچہ ضد کرتا رہا مگر آپ نے ایک دفعہ بھی پسند نہیں کیا کہ بچہ کو دھوکا دیا جائے کہ یہ برف نہیں

(مجدد اعظم جلد دوم ص1289-1290)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 5- جون 1998ء بمطابق 5 احسان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ تحریم کی آیت 7 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ سورۃ تحریم کی ساتویں آیت ہے جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا جو ترجمہ تفسیر صغیر میں درج ہے وہ یہ ہے کہ اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن خاص لوگ یعنی کافر ہوں گے اور اسی طرح پتھر جن سے بُت بنے۔ اس دوزخ پر ایسے ملائکہ مقرر ہیں جو کسی کی منت و سماجت سننے والے نہیں بلکہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں بڑے سخت ہیں اور اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے اس کی وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ جو تفسیر صغیر سے پیش کیا گیا ہے یہ تفسیری ترجمہ ہے۔

جہاں تک اس مضمون سے تعلق ہے جو آج میں نے آپ کے سامنے بیان کرنا ہے اس میں اس کے بعض پہلو، بعض ایسے الفاظ سے تعلق رکھتے ہیں جو اس آیت میں وضاحت کے ساتھ درج ہیں یفعلون مایومرون یہ ہے بنیادی نکتہ میرے آج کے خطاب کا غلاظ شداد کی بحث تو الگ ہے میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ غلاظ شداد کن معنوں میں ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یفعلون مایومرون یہ فرشتوں کی ایک صفت ہے اور آج کا میرا مضمون اسی صفت مایومرون سے تعلق رکھتا ہے۔

(دین حق) میں دو طرح کی اصطلاحیں رائج ہیں۔ ایک مامور کی اور ایک اولوالامر یا ذوالامر کی۔ مامور ہمیشہ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہوئے وہی کچھ کرتا ہے جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے، اس سے ہٹ کر اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔ مگر بعض لوگ صرف مامور ہوتے ہیں اور بعض مامور بھی اور اولوالامر بھی۔ یعنی مامور ہونے کے لحاظ سے جو کچھ کہا جائے وہی کر سکتے ہیں اس سے زائد یا کم نہیں کرتے اور اولوالامر ہونے کے لحاظ سے وہ حکم بھی دیتے ہیں اور حکم کا دائرہ مامور کے دائرے کے اندر ہوا کرتا ہے لیکن انہیں حکم دینے کا اختیار ہے ہر موقع پر وہ اپنی سوچ کے مطابق حکم دے سکتے ہیں۔

اسی طرح دنیادار اولوالامر کا حال ہے ان کو بھی ایک دائرے میں محدود ہو کر اپنے حکم کو جاری کرنا چاہئے جو قوانین کا دائرہ ہے، جو ان لوگوں کی توقعات کا دائرہ ہے جنہوں نے ان کو ووٹ دیئے اور اس نسبت سے وہ مامور ہوئے لیکن اپنی اموریت کی حیثیت کو بھول جاتے ہیں اور اولوالامر بنتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق حکم دیتے ہیں۔ یہ دنیا داروں کا حال ہے۔ مگر جہاں تک ان کے اولوالامر ہونے کا تعلق ہے اس سے انکار نہیں اور جب تک وہ اولوالامر رہتے ہیں ان کی اطاعت کرنی ضروری سمجھی جاتی ہے۔

یہ ساری بحثیں نظام جماعت سے تعلق رکھنے والی بحثیں ہیں۔ آج میں اس نیت سے ان بحثوں کو چھیڑ رہا ہوں کہ بعض دفعہ ضرورت پڑتی ہے کہ سلسلے کے کارکنوں کو ان کی حیثیت، ان کے دائرہ کار کے متعلق اچھی طرح وضاحت سے سمجھایا جائے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ بعض لوگ مثلاً معتمدین جن کا فریضہ ایک جماعت میں معتمد کا ہے وہ لوگ بعض دفعہ ذوالامر بھی بننے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ذوالامر امیر ہے اور معتمد ذوالامر نہیں ہے۔ امیر مامور بھی ہے یعنی ایک لحاظ سے معتمد بھی ہے لیکن امر دینے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔ اسی طرح سلسلے کے تمام عہدے جو کسی بھی تنظیم سے تعلق رکھتے ہوں جماعتی تنظیم سے یا ذیلی تنظیموں سے ان سب میں یہ دو سلسلے ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے دائرے میں مثلاً خدام الاحمدیہ کا چھوٹا دائرہ ہے اس کے اندر جو بہت چھوٹے دائرے مقامی جماعتوں سے یا خدام کی مجالس سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بھی ایک معتمد ہوا کرتا ہے اور ایک زعیم بھی ہوتا ہے۔ معتمد کو اپنی طرف سے کوئی حکم جاری کرنے کا کسی دائرے میں بھی اختیار نہیں۔ وہ صرف کان ہوتا ہے جو اپنے ذوالامر کی طرف لگے رہتے ہیں، جو کچھ اس کو کہا جائے بعینہٖ وہی کام کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی طرف سے کوئی حکم جاری کرے گا تو وہ معتمد ہی نہیں رہے گا۔ وہ فرشتوں کے قریب ترین ہے تو اپنی اس حیثیت سے کیوں خوش نہیں ہوتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ خدا کے فرشتے بھی تو مامور ہوا کرتے ہیں ذوالامر نہیں ہوا کرتے۔

سارے قرآن میں کہیں بھی فرشتوں کو ذوالامر نہیں فرمایا گیا، مامور ہیں اور اپنے دائرہ کام میں بعینہٖ وہی فرائض سرانجام دیتے ہیں جن کا حکم دیا گیا ہے۔ ان احکامات میں سے جب وہ کوئی حکم لوگوں تک پہنچاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ کے اذن سے ہم یہ حکم پہنچا رہے ہیں اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔ ہمیشہ فرشتے جو بات پہنچاتے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس وضاحت کے ساتھ پہنچاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات پر مامور فرمایا ہے کہ ہم آپ تک یہ پیغام پہنچا دیں۔ بعینہٖ یہی کام معتمد کا ہے۔ جب بھی وہ کسی مجلس کو یا کسی فرد واحد کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم نے یہ کام کرنا ہے اگر وہ یہ حوالہ نہیں دیتا کہ میرے افسر بالا کی طرف سے میں اس بات پر مامور ہوں کہ تم تک یہ حکم پہنچاؤں تو اس کے حکم کی کوڑی کی بھی حیثیت نہیں۔ جماعتیں یا مجالس اس کو کلیتہً نظرانداز کر سکتی ہیں کیونکہ وہ معتمد تو ہے لیکن ذوالامر نہیں۔ اگر کسی ذوالامر کا

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام اس نے پہنچانا ہے تو اس کو لازم ہے کہ وضاحت کرے کہ یہ حکم میرا نہیں' میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ جس کے تابع ہوں اس نے یہ حکم مجھے آپ تک پہنچانے کے لئے مامور کیا ہے۔

اگر اس نظام کو جو ساری کائنات کا نظام ہے اور اسی طرح پر جاری و ساری ہے جماعت احمدیہ اچھی طرح ذہن نشین کر لے تو کسی معتمد کے لئے اس میں سُبکی کا بھی کوئی سوال نہیں کہ میری سُبکی ہو گئی' میں تو حکم دے ہی نہیں سکتا۔ سارے فرشتوں کی سُبکی ہو گی تو اس کی سُبکی ہو گی۔ جتنے خدا کے فرشتے ہیں وہ معتمد ہی ہیں۔ پس اپنی ذات میں مگن ہو اور شکر کرو اور خدا کا جس حد تک احسان کا تصور باندھو اتنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اس قابل سمجھا' تمہیں ایک ایسا مقام عطا فرمایا جس میں کامل یقین ہے کہ تم اس مقام سے سرِمُو بھی فرق نہیں کرتے۔ اتنا بڑا اعزاز اور اس کو انسان سمجھے کہ میری سبکی ہو گئی ہے یہ تو بہت ہی بے وقوفی ہو گی۔ ایسا شخص جو اس کو سبکی سمجھتا ہے وہ اس لائق ہی نہیں ہے کہ اسے معتمد بنایا جائے۔

اب میں حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ان اقتباسات سے معاملہ بالکل کھل جاتا ہے اور وہی مضمون حیرت انگیز طور پر ساری کائنات میں جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) سے جب میں نے اس آیت کے اس پہلو سے متعلق راہنمائی چاہی' یعنی ان معنوں میں کہ آپ کی متعلقہ تحریرات کا مطالعہ کیا' مجھے یقین تھا کہ انتہائی تفصیل کے ساتھ اور باریکی کے ساتھ حضرت مسیح موعود (-) نے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہو گی' میں دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ تمام نظام جسم کو بھی آپ زیر بحث لائے ہیں' دنیاوی طاقتوں اور سیاسی طاقتوں کے جو اولوالامر ہیں ان کو بھی زیر بحث لائے ہیں' دینی ذوالامر کو بھی زیر بحث لائے ہیں' فرشتوں کو بھی اور انسانوں کو بھی اور ان کے متوازی کردار تمام زیر بحث لا کر ایک پہلو بھی اس مضمون کا آپ نے باقی نہیں چھوڑا۔

تحریریں تو دو تین چنی ہیں میں نے' اور بھی بہت سی تھیں جن کے متعلق زیادہ تفصیل سے مجھے بات کرنی پڑنی تھی۔ کیونکہ سننے والے سمجھتے ہیں کہ یہاں تکرار ہے حالانکہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی تحریرات میں تکرار نہیں' اصرار ہوا کرتا ہے اور ہر مضمون کو جب ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ بیان فرماتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ضرور نیا پہلو ہوتا ہے جس پر غور کر کے سمجھ آتی ہے اور اسے سمجھانے کے لئے بھی وقت چاہئے۔ پس آج کا خطبہ میں نے چھوٹا کرنے کی کوشش کی ہے ہو سکتا ہے زیادہ ہی چھوٹا ہو گیا ہو مگر کوشش یہی ہے کہ تھوڑے وقت میں زیادہ باتیں آپ کو سمجھا لوں اور حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے حوالے سے سمجھاؤں۔

الحکم جلد 5 اور نمبر30' 17۔ اگست 1901ء میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی یہ تحریر شائع ہوئی ہے "دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح ملائکہ کا ہی درجہ رکھتے ہیں کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یفعلون ما یومرون وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں" اب یہ تحریر بہت ہی لطیف مضمون کو بیان کر رہی ہے۔

دس ہزار صحابہ کا ملائکہ ہونا ان معنوں میں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کی پوری طرح تعمیل کرتے تھے اس سے مضمون شروع کر کے تو جسمانی قویٰ کی بات شروع کر دی۔ یہ وہ بحث ہے جس کو بہت بڑے بڑے سائنس دانوں نے جن کا دماغ اور جسم کے باہمی رابطے سے تعلق ہے جو اس مضمون پر غور کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا ہے اور آج ہی میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا اس میں یہی مضمون تھا' یعنی کوشش تھی اس شخص کی کہ اس کو سمجھ سکے اگرچہ سمجھ نہیں سکا' کیونکہ یہ مضمون ایسا ہے جو قرآن کریم جاننے والا ہی سمجھ سکتا ہے۔

بہر حال ماحصل ساری تحقیق کا یہ ہے کہ دماغ کے اندر کوئی آمر' حکم دینے والا موجود ہے اور تمام نظام جسمانی سو فیصد اس حکم کی تعمیل پر مجبور ہے۔ بیماری اس کو کہتے ہیں کہ حکم ہو اور عمل نہ ہو جہاں یہ واقعہ ہوا وہاں بیماری شروع ہو گئی۔ سارا نظام جسمانی بیکار ہو کر رہ جاتا ہے اگر وہ آمر جو دماغ میں خدا نے بٹھایا ہوا ہے اس کے ماتحت اس کی باتوں پر عمل نہ کریں۔ اور اس کی باتوں کا سارے نظام جسمانی تک پہنچانے کا نظام اتنا باریک ہے اور اتنا تفصیلی ہے کہ اگر کہا جائے کہ ارب ہا ارب واسطے بیچ میں موجود ہیں اور ان میں سے ہر واسطے کی تفصیل موجود ہے تو یہ مبالغہ نہیں ہے' یہ کم ہو گا۔ جتنا بھی مطالعہ آپ کر کے دیکھ لیں' میں نے بہت مطالعہ کر کے تفصیل سے اس مضمون کو سمجھنے کی کوشش کی ہے یعنی سائنس دان کی زبان سے' بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچا کہ سائنس دان تفصیل تو بیان کر دیتے ہیں مگر وجوہات کہ کیوں ایسا ہو رہا ہے' کیوں ایک باربط نظام ہے جو کائنات کے نظام کی طرح باربط ہے' کیوں ایسا ہوا ہے یہ بیان نہیں کر سکتے۔ یہ جانتے ہیں کہ اگر دماغ کے اندر جو اولوالامر بیٹھا ہوا ہے وہ سارا جسم جو مامور ہے اس کو فرشتوں کی طرح اس کی تعمیل کرنی چاہئے اگر وہ تعمیل سے کسی ایک جگہ بھی' ایک معمولی سے حصے میں بھی محروم رہ جائے گا تو سارا نظام تباہ ہو سکتا ہے۔ اب بعض لوگ ایسے فالج کا شکار ہو جاتے ہیں کہ صرف دماغ کام کر رہا ہے اور سارا دھڑ کلیتہً مفلوج ہے تو کیا چیز ہے وہ۔ صرف اس رابطے کی کمی ہے جو خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا۔ لیکن مامور کو آمر حکم دے رہا ہے اور اس کو آواز ہی نہیں پہنچ رہی یا اس کی پرواہ نہیں کر رہا جس کے نتیجے میں کلیتہً تمام نظام مفلوج ہو کے رہ جاتا ہے۔ ایک چھوٹے سے رابطے کی کہیں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہی حال جماعت کا ہے۔

اگر معتمد جس کو حکم دیا جاتا ہے آگے اس حکم کو جماعت کو نہ پہنچائے تو ساری جماعت مفلوج ہو جائے گی اور یہ خرابیاں میں نے بہت جگہ دیکھی ہیں۔ کئی دفعہ سمجھانا پڑتا ہے کہ آپ سے جو کچھ کہا گیا ہے' امراء ہوں یا جو بھی ہوں وہ میرے لحاظ سے تو معتمد ہیں' ان کو میں بارہا سمجھاتا ہوں کہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے واسطے جو کچھ کہا گیا ہے اس کو ضرور ان تک پہنچائیں جن کی خاطر کہا گیا ہے لیکن غفلت ہو جاتی ہے اور تفصیل سے ان سب تک یہ بات نہیں پہنچائی جاتی جن تک یہ بات پہنچائی جانی ضروری ہے۔ اور نتیجتاً ایک فالج کا سا منظر دکھائی دیتا ہے جو نظام جسم یا نظام جسمانی کی مجھ سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر کتنی باریک اور کتنی لطیف ہے۔ اگر اس کی تفاصیل میں میں جاؤں تو ایک گھنٹے کا خطبہ بھی بہت چھوٹا ہو جائے گا' کئی گھنٹوں کے خطبے بھی چھوٹے ہوں گے۔ جس حد تک میں نے اس مضمون کو سائنسی نقطہ نگاہ سے سمجھا ہے مجھے لمبا عرصہ درکار ہے کہ میں اس کی تمام تفاصیل جس حد تک مجھے علم ہے' ہر تفصیل کا تو مجھے علم ہی نہیں ہے' جو تھوڑا سا مجھے علم ہے اس کو اگر باریکی سے سمجھانے کی کوشش کروں اور خاص طور پر یہ ذہن میں رہے کہ بہت سے ہمارے سننے والے ان پڑھ بھی ہیں بہت محدود علم رکھنے والے بھی ہیں تو اتنی زیادہ مجھے محنت بھی درکار ہوگی ان کو سمجھانے کے لئے' اتنا زیادہ وقت بھی چاہئے ہوگا۔ تو یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا تھا کہ میں نے کوشش کی تھی کہ وقت تھوڑا لوں میں تھوڑے وقت میں حضرت مسیح موعود (-) کی صرف چند تحریرات پڑھ کر سناؤں کیونکہ ہر تحریر کا مضمون کھولا جائے تو بہت لمبا وقت درکار ہے۔

بہرحال اب دیکھیں اس عبارت کی شان ''دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو دس ہزار قدوسی آپ ؐ کو عطا کئے گئے تھے ان کو پرانی کتابوں میں قدوسی بھی لکھا ہے یعنی وہ خدا کی طرف سے پاک شدہ تھے اور ملائکہ بھی لکھا ہوا ہے۔ یہی حالت ملائکہ کی آپ میں میں دیکھنی چاہتا ہوں اس کے سوا تو جماعت بن ہی نہیں سکتی۔ اور اس کی تفصیل کو سمجھائے بغیر اتنی بات تو میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں کہ نظام انسانی میں سے کچھ بھی اگر حصہ مفلوج ہو جائے تو ساری عمر کے روگ لگ جاتے ہیں۔ اتنی بات تو ہر ان پڑھ بھی سمجھ سکتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیا ہوا ہے' کہاں کوئی کل ٹیڑھی ہوئی ہے مگر یہ جانتا ہے کہ ایک ہی بیماری نے سارے جسم کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے' کہیں کا نہیں چھوڑا اس کو' تو اگر ایک بھی بیماری جماعت میں کہیں لگ جائے تو اندازہ کریں کہ پھر باقی جماعت کا کیا حال ہوگا۔ ہر بیماری سے پرہیز ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے جہاں یہ زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اتنے احکام ہیں ان میں سے ہر حکم پر عمل ضروری ہے کسی کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے' یہ مراد ہے اس سے۔ ہرگز یہ مراد نہیں کہ حضرت مسیح موعود (-) کے نزدیک ساری جماعت اتنے اعلیٰ درجے تک پہنچ چکی ہے کہ ہر حکم پر پوری طرح ایمان بھی رکھتی ہے اور عمل بھی کرتی ہے۔ مگر اگر عمل نہیں کرتی لیکن خدا کا خوف رکھتی ہے' اگر ڈرتی ہے کہ میرے عمل میں کمی کے نتیجے میں مجھے نقصان نہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے عمل کی کمزوری سے جماعت کو نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ وہی خوف ہے جس کو تقویٰ کہتے ہیں۔ پس اس بیماری کا علاج بھی تقویٰ ہے۔ کمزوریاں تو بے شمار ہیں جن میں ہم مبتلا ہیں اس کے باوجود نظام جماعت کی حفاظت کی خاطر لازم ہے کہ انسان اپنی کمزوریوں سے ڈرتا رہے اور اللہ کے حضور یہ عرض کرتا رہے کہ ان کمزوریوں کا بد اثر جو دوسروں پر پڑ سکتا ہے اور قانون قدرت کے طور پر پڑنا چاہئے مجھے اس سے محفوظ رکھ اور میں دشمن کے لئے ابتلاء کا موجب نہ بنوں۔ حضرت مسیح ؑ نے اسی مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کی وجہ سے کوئی ٹھوکر کھا جائے تو بہتر تھا کہ وہ شخص پیدا ہی نہ ہوتا کیونکہ اس نے بڑا جرم کمایا ہے۔ پس کمزوری کے باوجود اعمال کی اس حد تک حفاظت کرنا کہ وہ دوسرے جسم کے حصے پر یعنی جماعت پر اثر انداز نہ ہوں یہ انتہائی ضروری ہے اور یہ جبھی ہوگا جب آپ اولوالامر کے احکامات کو نظر انداز کریں گے اور تخفیف کی نظر سے دیکھیں گے۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود (-) کی اولوالامر کے متعلق دیگر تحریرات میں سے بعض حصے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں' یعنی اس وقت مسلسل تحریر نہیں پیش کر سکتا کیونکہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ مگر بعض حصے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

''اولوالامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے'' یہ فرق بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ روحانی طور پر امام الزمان اولوالامر ہے لیکن مادی لحاظ سے اور جسمانی لحاظ سے بادشاہ بھی اولی الامر ہے ''اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔''

(ضرورۃ الامام صفحہ 23)

تو یہ خیال کہ اولوالامر صرف روحانی نظام کا بادشاہ ہے۔ یعنی ہمارے نقطہ نگاہ سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ اور جسمانی لحاظ سے اس کے سوا کوئی ہم پر اولوالامر نہیں ہے یہ خیال غلط ہے۔ آنحضرت ﷺ ہی کے فہم قرآن کے نتیجے میں جس سے بہتر فہم قرآن ممکن ہی نہیں ہر بادشاہ' ہر سیاسی قوم کا راہنما جو حَکَم ہو جائے' جس کو وہ مقام حاصل ہو جائے کہ ساری قوم کو اس کی بات ماننا ضروری ہو وہ اولوالامر ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے خواہ وہ دماغی لحاظ سے کیسا ہی ہو' خواہ وہ عقلی لحاظ سے پاگل دکھائی دے' خواہ وہ روحانی لحاظ سے انتہائی ظالم اور حد سے گزرنے والا ہو' ان تمام امور کا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کر کے تذکرہ فرمایا ہے تاکہ کسی کو بہانہ ہاتھ نہ آئے کہ ایسا اولوالامر ہو تو ہم کیسے اطاعت کریں گے۔ فرمایا ہر صورت میں اطاعت کرنی ہے۔ صرف ایک صورت ہے کہ اس کی اطاعت سے آپ باہر نکل جائیں کہ اگر روحانی بادشاہ کا حکم اس سے متضاد ہو اور بیک وقت روحانی بادشاہ کے احکام کے دائرے میں رہتے ہوئے اس پر عمل ممکن نہ ہو۔ تو پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اور حضرت مسیح موعود نے جو آپ ؐ کو سمجھا اس کی رو سے وقتی طور پر ایسی صورتوں میں اس اولوالامر کی طرف رجوع کرو جو روحانی اولوالامر ہے کیونکہ اصل وہی ہے اور دنیاوی اولوالامر کو چھوڑ دو۔

یہ مضمون میں نے پہلے بھی بارہا سمجھایا ہے اور اب پھر نظام جماعت کے حوالے سے دوبارہ ضرورت ہے یعنی دنیا میں احمدیوں کو جو حکومتوں کے سامنے مسائل پیش ہوتے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ہر جماعت کے دائرے میں کوئی شخص بھی یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ یہ میرا اولوالامر تھوڑے دائرے میں ہے خلیفہ وقت میرا اولوالامر زیادہ وسیع دائرے میں ہے اس کے حکم کو یہ شخص ٹال رہا ہے اس لئے میں اس کی بات نہیں مانتا۔ اگر یہ سلسلہ شروع ہو جائے تو فساد کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جو کبھی بھی بند نہیں ہو سکتا۔ یہاں جا کر لوگوں کا دماغ کنفیوژ ہو جاتا ہے۔ وہ باریک فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ یہ وجہ ہے کہ یہ مضمون اگرچہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں مگر پھر مجھے نظام جماعت کی خاطر اسے بیان کرنا ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص صاحب امر ہونے کی وجہ سے کسی کو کہتا ہے کہ نماز چھوڑ دو تو وہاں اس کو ذرہ بھی تردد کی گنجائش نہیں۔ وہ کہے جاؤ اپنے گھر بیٹھو' تم اولوالامر ہو اس دائرے کے اندر جو قرآن کے دائرے کے اندر ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے دائرے کے اندر ہے اور اس دائرے میں فرائض میں فرائض کا ترک ناممکن ہے۔ لیکن فرائض سے کم کے جو ترک ہیں وہ ممکن بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ فرق نہ سمجھنے کی وجہ سے سارا فساد برپا ہوتا ہے۔ فرائض کا ترک بالکل واضح ہے وہ محکمات میں سے ہے کوئی دنیا میں اختیار نہیں رکھتا کہ ان محکمات کو تبدیل کر سکے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے تو کوئی وہم وگمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ آپ محکمات کو نظرانداز کریں گے مگر دنیا والے جو محکمات کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظرانداز کرتے بھی ہوں وہ اس کا حکم نہیں دے سکتے۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ بعض لوگ خود محکمات کو نظرانداز کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ گناہ حضرت مسیح موعود(-) کے نزدیک ان کا شخصی گناہ ہے لیکن اگر وہ دوسروں کو کہہ دیں کہ یہ چھوڑ دو تو یہ بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے اوپر حاکم بننے والی بات ہے۔ ایک حکم کی آپ تعمیل نہ کر سکیں اور عجز ہو اور شرم ہو اور حیا ہو یہ گناہ ایک انفرادی گناہ ہے۔ لیکن اگر اس قدر جسارت کریں کہ دوسرے کو وہ حکم دیں جو حکم دینا آپ کے اختیار میں نہیں ہے تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ پس حضرت مسیح موعود(-) نے جو اولوالامر کی بحث اٹھائی ہے اس کے بہت سے پہلو چھوڑتے ہوئے اب میں اس بحث کو لیتا ہوں جو جماعتی نظام سے گہرا تعلق رکھنے والی ہے۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔"

اب اولوالامر کے مقابل پر اطاعت کا مضمون ہے۔ فرمایا:۔ "اگر سچے دل سے اطاعت کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ اب یہ مضمون اطاعت کرنے والے کے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ ان شرائط کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہیں۔ اگر کوئی کسی اولوالامر کی اطاعت کرتا ہے خواہ وہ چھوٹا سا انسان ہی ہو اس کے دل میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے' ایک کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا کے لحاظ سے میں بڑا ہوں لیکن اس کی اطاعت اس لئے کر رہا ہوں کہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اس کی اطاعت اس لئے کر رہا ہوں کہ جس نے مجھ تک پیغام پہنچایا اس نے اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت اس کا جھکنا اس کی عظمت کی دلیل ہوگی اور اس کو محسوس ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ابتلاء میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اس وجہ سے وہ نور اور روح کو ایک لذت آتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود(-) نے بیان فرمایا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے۔

"مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔" لوگ مجاہدے کرتے ہیں بعض عمریں گنوا دیتے ہیں مجاہدوں میں' فرمایا مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں ہے اطاعت کی ضرورت ہے۔ اطاعت سے انقلاب عظیم برپا ہو سکتے ہیں۔ مجاہدات سے ایک شخص کو خیال ہو سکتا ہے کہ میں جسم کما رہا ہوں یا میری روح کو پرورش مل رہی ہے لیکن اس سے ساری دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ فرمایا'

"مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے" اطاعت کی ضرورت ہے مگر سچی اطاعت کا ہونا ایک مشکل امر ہے۔

"اطاعت میں اپنی ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے" دل کی تمناؤں کو اور دل کی خواہش کو ذبح کرنا پڑتا ہے جو ایک بہت مشکل امر ہے۔ "بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے" اور بڑی بڑی توحید کے دعوے کرنے والوں کے سینوں کے اندر بُت رکھے ہوئے ہیں اور وہ بت کیا ہے 'ہوائے نفس۔ دل کی خواہش کو اللہ کے احکام پر جان بوجھ کر ترجیح دینا یہ تو سراسر واضح شرک ہے اور اطاعت نہ کرنے پر شرم محسوس کرنا اور حیاء محسوس کرنا اور استغفار میں مبتلا ہونا اور رونا اور گریہ وزاری اختیار کرنا یہ واضح شرک نہیں ہے۔ یہ نفس انسانی کی کمزوریاں ہیں جو اگر نظرانداز کر دی جائیں تو رفتہ رفتہ شرک میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

اس لئے حضرت مسیح موعود(-) کی یہ بات بڑے غور سے سنیں۔ فرماتے ہیں "ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے" دیکھنے میں بڑے توحید پرست ہوں گے مگر ان کے دلوں میں بُت آباد ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فناشدہ قوم تھی۔" فناشدہ کا مطلب ہے دل سے ہوائے نفس کو مٹا دیا تھا۔ **"یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم' قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں مِلّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔"** اس لئے معتمد ہو یا معتمد کو حکم دینے والا ہو دونوں صورتوں میں فرمانبرداری دونوں پر لازم ہے۔ ایک پر اس پہلو سے لازم ہے کہ جس بات پر وہ مامور ہے اسی کا حکم دے اس سے زائد نہ دے اور وقت پر جو فیصلہ کرنا ہو اپنی سوچ کے مطابق کرے مگر کوشش یہی ہو کہ جو عمومی ہدایتیں ہیں ان کے تابع رہنا ہے۔ معتمد کو یہ اختیار نہیں کہ وقت پر کوئی حکم بھی دے سکے۔ اس نے صرف اسی کی اطاعت کرنی ہے جو اس کو کہہ دیا گیا اس کے دائرے میں محدود ہو چکا ہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا' اس سے کم نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ فرشتوں کے متعلق اللہ فرماتا ہے نہ زیادہ کر سکتے ہیں نہ وہ کم کر سکتے ہیں بعینہٖ وہی کرنا ہوگا جو ان کو کہا گیا ہے۔ کمی اور زیادتی کے مواقع دوسرے اولوالامر کے لئے ضرور پیدا ہوتے رہتے ہیں کیونکہ صورت حال بدلنے کے نتیجے میں موقع پر ایک صاحب امر کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ موقع پر جو فیصلہ کرے گا اس کا وہ ذمہ دار ہوگا۔

حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے" اطاعت سے نور اور روشنی کا یہ مطلب ہے۔ پھر فرماتے ہیں "وہ فناشدہ قوم تھی" یعنی اپنے دل کی تمام نفسانی خواہشات کو مٹا بیٹھے تھے۔ فرماتے ہیں کوئی قوم بھی ہو اس میں یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ یعنی اس وقت تک وہ قوم نہیں کہلا سکتی۔ پھر اگلا فقرہ ہے۔ "اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں" اللہ جماعت کو ادبار اور تنزل کے نشانات سے کلیتہً پاک رکھے لیکن یاد رکھیں جب آپس کے اختلاف رائے کے نتیجے میں پھوٹ پیدا ہو جائے اور کچھ ٹولیاں کچھ کرنا چاہیں' کچھ ٹولیاں کچھ کرنا چاہیں تو یہ پھر تنزل کا آغاز ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اسفل السافلین اس کی حد ہے۔

سب سے زیادہ ذلیل مخلوق خدا کے نزدیک جو بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو اطاعت سے محروم ہوتے ہیں وہ اسفل السافلین ہو جاتے ہیں۔ گرتے گرتے آخری مقام تک جہاں تک انسان گر سکتا ہے گرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ حال ان لوگوں کا ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا دم تو بھرا لیکن اپنی آراء کو فوقیت دے کر اپنے اندر بتوں پر بت بناتے چلے گئے یہاں تک کہ ان کا دل اس خانہ کعبہ کی طرح ہو گیا جو توحید کا علمبردار تھا لیکن بتوں سے بھرا پڑا تھا۔ ایسے ہی یہ موحد ہیں جن کے متعلق مسیح موعود(-) فرماتے ہیں کہ بڑے سے بڑے موحد اور سینے بتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

پس ان باریک باتوں پر نظر رکھیں اور ہرگز کسی بت کو توفیق نہ دیں کہ وہ آپ کے دل میں جگہ بنا لے۔ اور نشانی یہ ہے کہ اگر پھوٹ ہے' جماعت میں افتراق ہے تو قطعی علامت ہے لازماً بت موجود ہیں۔ وہاں بت شکنی کی ضرورت ہے۔ اور بعض بڑی بڑی اچھی جماعتوں میں بعض لوگ ایسے بتوں کی پوجا کرتے اور ان کے پیغامات کو جماعت میں پھیلا کر افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابھی کل ہی مجھے ایک فیصلہ کرنا پڑا ایک جماعت کے متعلق جہاں بھری جماعت میں صرف چار ایسے افراد تھے جنہوں نے افتراق شروع کیا ہوا تھا اور سمجھتے تھے کہ ہم نیکی کی تعلیم دے رہے ہیں' ہم زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن جس طرح بھی وہ تعلیم دے رہے تھے جو بھی کر رہے تھے وہ جانتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں دل پھٹے ہیں' اس کے نتیجے میں گروہ بندی ہوئی ہے اور یہ پہچان بت پرستی کی پہچان ہے۔ اگر گروہ بندی ہوئی ہے تو وہ لوگ لازماً ذمہ دار ہیں۔ بظاہر وہ توحید کی تعلیم دے رہے ہیں لیکن دراصل شرک پھیلا رہے ہیں۔

"ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ (....) ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں" اور بھی وجوہات ہیں تنزل کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت ساری وجوہات پیدا ہوئیں جس کے نتیجے میں انہوں نے تنزل اختیار کیا مگر ایک وجہ جو بہت کڑی وجہ ہے وہ باہمی اختلاف تھے۔ "پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ **اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت نہ کی جاوے "جماعت کے سر پر خدا کا ہاتھ تب ہو گا جب وہ جماعت ہو گی اور جماعت ہو نہیں سکتی جب تک ایک شخص کی اطاعت نہ کی جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

"پیغمبر خدا ﷺ کے زمانے میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔" اب دیکھیں ان کی رائے کی کتنی طاقت تھی اور اس کو کس طرح مسیح موعود (-) نے بڑے قوی دلائل سے ثابت کیا ہے۔(....) اس مضمون کو چھیڑتے ہوئے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔

"بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔"

حضرت عمرؓ کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لگتا ہے کوئی رائے ہی نہیں اگر کوئی رائے دیتے بھی تھے تو بعض دفعہ رسول اللہ ﷺ کی رائے اس کے اوپر غالب آ کر یہ پھر ایک دم اپنی رائے کو مٹا دیا کرتے تھے مگر اطاعت کی روح تھی۔ جب صائب الرائے بنے' جب خدا تعالیٰ نے حکومت نصیب کی تو حضرت عمرؓ کے متعلق آج کے مفکرین بھی لکھتے ہیں کہ ایک بھی سیاسی غلطی نہیں کی آپ نے 'ساری زندگی حکومت کی ہے۔ سیاسی پہلو سے اگر ہم دیکھیں 'مذہبی نقطہ نگاہ کو چھوڑ دیں جو اختلاف کا نقطہ نگاہ ہے' تو بعض چوٹی کے مبصرین نے یہ لکھا ہے کہ عمرؓ ایک ایسا خلیفہ ہے جس کے متعلق ہم پوری چھان بین کر لیں تو یہ بات قطعی ہے کہ سیاست میں کبھی انہوں نے غلطی نہیں کی۔ ایسے عظیم سیاست دان تھے۔

تو حضرت مسیح موعود (-) دیکھیں انہی خلفاء کے حوالے سے جو عام آدمیوں کی طرح چلتے پھرتے تھے فرما رہے ہیں یہ خیال مت کرو کہ وہ صائب الرائے نہیں تھے۔ تم بھی صائب الرائے بنتے پھرتے ہو جو بعض دفعہ نظام کے خلاف سر اٹھاتے ہو تمہیں کیا پتہ کہ تم سے بڑے بڑے صائب الرائے تھے جو اولی الامر کے سامنے جھک گئے۔ جہاں خدا نے اجازت دی وہاں پھر صائب الرائے ہونا جو ان کی صلاحیت تھی یہ بہت چمکی ہے لیکن اس سے پہلے نہیں "رسول اللہ ﷺ کے حضور تو ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب الامر قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا۔"

"اطاعت میں گمشدگی" اب دیکھیں کتنا پیارا محاورہ ہے۔ اطاعت میں کلیتہً گم ہو چکے تھے اور اتنا گم ہو چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر فعل سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی اطاعت ہے۔ یہ مضمون حضرت مسیح موعود (-) نے کھولا ہے کہ جو بعض عجیب و غریب حرکتیں ہمیں اس وقت دکھائی دیتی ہیں اس کی وجہ اطاعت تھی۔ اتنے کامل مطیع ہو چکے تھے کہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی فعل 'کوئی حرکت بھی ایسی نہیں کہ اگر اس کو اپنانے کی کوشش کی جائے تو وہ بے فائدہ ہو گا۔ "ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔"

حضرت مسیح موعود (-) سے پہلے کسی نے بھی ان مضامین کو نہیں باندھا ہوا تھا۔ بڑے بڑے مقررین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسا عشق تھا لیکن وہ کیا عشق تھا اس کی کنہہ کیا تھی یہ حضرت مسیح موعود (-) بیان فرما رہے ہیں۔

"آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اور اگر ان میں یہ اطاعت' یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے......

"نا سمجھ مخالفوں نے کہا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں" اب عام دلیل جو ہے وہ دلیل جو ہم سنتے آئے ہیں وہ نہیں دی جا رہی' ایک بالکل الگ دلیل ہے۔ "اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں" یعنی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے جب دل کی نالیاں لبریز ہو گئیں اور بہہ نکلیں تو اس سیلاب کو دنیا میں روک ہی کوئی نہیں سکتا تھا یہ مفہوم ہے۔ یہ احمقانہ خیال ہے کہ پھر اس سیلاب کو کسی تلوار کی ضرورت ہے۔ "یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا" جب ایسی نالیاں بہہ نکلیں' ایسا Flood آ جائے جس کے نتیجے میں دل تسخیر ہو رہے ہوں تو تلوار کی کیا ضرورت ہے' تلوار کا موقع کیا ہے۔

"میرا تو یہ مذہب ہے" یعنی مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں۔

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی۔ ورنہ اگر تلوار نہ اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل" یعنی وہ کلام جو دل سے نکل رہا ہو وہ بلاشبہ دل میں جا کر بیٹھ جایا کرتا ہے۔ دل سے نکلی بات دل پر اثر کرتی ہے۔ فرماتے ہیں "انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا" "ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا اس میں کوئی تکلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نمائش نہ تھی۔ ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔" اس کو سچائی کی تلوار کے سوا کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔

"آپ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا" اب جس کو ہم نور سمجھ رہے ہیں وہ دکھائی تو نور کی طرح دیتا ہے لیکن ہے کیا چیز۔ وہ توکل علی اللہ کا نور ہے۔ جو شخص بات کرتے وقت جانتا ہو کہ خدا میرے ساتھ ہے اس کو جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نور عطا ہوا تھا، حصہ رسدی توکل کا نور ملتا ہے۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کو جسمانی ظاہر کرنے والے لوگوں کو کیا پتہ کہ نور چیز کیا ہوتی ہے۔ جسمانی نور تو دنیا میں بظاہر بڑے بڑے خوبصورت چہرے والوں کے چہروں پر دکھائی دینا چاہئے مگر اس نور میں کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بہت بڑا فرق ہے جسمانی حسن کے نور میں اور اس نور میں جو اللہ عطا فرماتا ہے اور یہ فرق دیکھنا ہو تو حضرت مسیح موعود(-) کی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھیں۔

"آپ کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا" اب کوئی ادنیٰ سی عقل رکھنے والا انسان بھی اس عبارت کو پڑھ کر ایسے شخص کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔...... کون کہہ سکتا ہے یہ الفاظ، جس کا دل گہرائی کے ساتھ اس مضمون میں ڈوبا نہ ہوا ہو۔ "خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی۔" یہ کیفیت، یعنی اطاعت کی بات ہو رہی ہے اس لئے اس کو نثر کی بجائے مادہ لفظوں میں بیان فرمایا گیا ہے۔ "جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول ﷺ کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔"

آج ہمیں جماعت میں اس کشش کی ضرورت ہے۔ آپ کے پیغام تو کتابوں کے ذریعہ بھی پہنچ جاتے ہیں لیکن جو پیغام آپ کا وجود پہنچائے اس سے بڑھ کر طاقتور کوئی پیغام نہیں ہو سکتا کیونکہ (-) یہ کشش آپ کے اندر ہو گی کہ جو کوئی دیکھے گا وہ بے اختیار چلا آئے گا۔ "ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی۔" یعنی عام کرامتیں جو ہیں وہ بالکل معمولی باتیں ہیں فقیروں، پیروں کی تعلیاں ہوا کرتی ہیں۔ مگر ان کرامتوں سے بھی بڑھ کر کرامت یہ ہے کہ جو کوئی اسے دیکھے وہ بے اختیار چلا آئے......

ایک دو منٹ میں اس عبارت کے ایک دو فقرے میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ 86، 87 حاشیہ سے لی گئی ہے۔ "جو شخص معرفت کا کچھ حصہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہر ایک ذرہ خدا تعالیٰ کے ارادہ کے موافق کام کرتا ہے اور ایک قطرہ پانی کا جو ہمارے اندر جاتا ہے وہ بھی بغیر اذن الٰہی کے کوئی تاثیر موافق یا مخالف ہمارے بدن پر نہیں ڈال سکتا" یہ گہرے طبابت کے راز ہیں اور تمام دنیا کے علم شفا سے تعلق رکھنے والے لوگ خواہ وہ کسی نظام شفا سے تعلق رکھتے ہوں اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے۔ پانی کا ایک قطرہ بھی جب تک وہ نہیں جانتے کہ اذن الٰہی ہے مگر یہ جانتے ہیں کہ جب تک جسم کی وہ خاص کیفیت نہ ہو جو اسے جذب کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے ایک پانی کے ضرورت مند کو آپ ڈھیروں پانی بھی پلا دیں ایک قطرہ بھی اس کے کام نہیں آئے گا اب اذن الٰہی کو تو نہیں جانتے مگر یہ معمہ ضرور دیکھا ہوا ہے کہ بعض دفعہ جسم اس ایک قطرے کو بھی قبول نہیں کرتا جو اس کے جسم میں سے گزر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں یہ اذن الٰہی کا نتیجہ ہے۔ ہم جب کہتے ہیں کہ ایک پتہ بھی نہیں ہلتا اس کے اذن کے بغیر یا ایک قطرہ بھی اس کے اذن کے بغیر فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو واقعۃً اللہ کا کلیتہً اختیار ہے۔ اس کے تابع ہو گے تو تم بھی وہ قطرے بنو گے جو تمام دنیا کے صحت مند نظام میں جذب ہو سکتے ہوں۔ اگر خدا تم میں جذب ہونے کی صلاحیت رکھے گا تو پھر تم جذب ہو سکو گے پھر دنیا کا کوئی جسم تمہارا دفاع کر ہی نہیں سکے گا۔ یہ وہ مرکزی نکتہ ہے جو اس عبارت سے میں نے لیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب باتوں کو سن کر ان کی باریکیوں کو سمجھے گی اور دنیا میں عظیم انقلاب کے قابل ہو جائے گی جس کو برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کی بناء ڈالی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

دردناک وفات

○ محترمہ روبینہ شمس صاحبہ اہلیہ محترم ضیاء الحق شمس صاحب مرحوم صدر جماعت ڈوزل ڈورف آف جرمنی بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب 21/16 دارالرحمت وسطی (فون نمبر 212931 - 212921) ربوہ گزشتہ دنوں کار کے حادثہ کے باعث زخمی تھیں اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد وہ بھی وفات پا گئی ہیں۔ جرمنی سے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا جا رہا ہے اور جنازہ 17 اگست 9 بجے صبح احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ہو گا۔ مرحومہ اور مرحوم نے لواحقین میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں تمام بچے وقف میں شامل ہیں احباب سے مرحومین کی بلندیٔ درجات کی درخواست دعا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت خادم برائے بیت الحمد بورے والا

○ بیت الحمد بورے والا کی حفاظت کے لئے خادم بیت الحمد کی ضرورت ہے۔

شرائط۔ صحت مند ہو۔ عمر چالیس سال سے زیادہ۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ اس علاقہ کے قریب کا رہائشی ہو۔ پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔

سہولتیں۔ مناسب الاؤنس دیا جائے گا (تنخواہ) رہائش سنگل / فیملی مہیا کی جائے گی۔

درخواست صدر صاحب جماعت کی تصدیق و سفارش سے آنی چاہئے۔ درخواست پر غور کرنے کے بعد بلایا جائے گا۔ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کریں۔

نام۔ ولدیت۔ رہائشی مقام۔ افراد فیملی۔ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ۔ تعلیم عمر۔ وغیرہ۔

(پروفیسر میاں محمد اشرف امیر ضلع وہاڑی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حفیظ اللہ خان صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالقادر خان صاحب)

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب ولد مکرم عبدالقادر خان صاحب ساکن نمبر 77 کینال بینک۔ ریلوے آفیسر کالونی۔ لاہور نمبر 15 نے درخواست دی ہے کہ میرے والد (آف شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان)، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر 16/15 برقبہ ایک کنال 49 مربع فٹ واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم رشید احمد خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ ممتاز بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم حفیظ اللہ خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
قندِ شفاء نزلہ، زکام اور فلو کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر۔ فوری تیاری اور فوری اثر
حبّ سعال کھانسی خشک اور تر کے لئے چوسنے کی بہترین گولیاں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎: 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 15-اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
16-اگست غروب آفتاب 6-53
17-اگست طلوع آفتاب 5-32

عالمی خبریں

افغانستان کی طالبان حکومت نے بتایا ہے کہ افغان حکومت کے مخالفین شمالی اتحاد کے صدر مقام مزار شریف سے' جو اب افغان حکومت کے قبضے میں آچکا ہے۔ ایرانی فوجیوں کی نعشیں اور بھاری مقدار میں ایرانی اسلحہ ملا ہے۔ اس جگہ سے روس بھارت اور ایران کی مداخلت کے ٹھوس ثبوت ملے ہیں۔

افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ امریکی سفارت خانوں میں ہونے والے بم دھماکوں میں اسامہ بن لادن ملوث نہیں۔ اہل مغرب شرمندگی چھپانے کے لئے الزام لگا رہے ہیں۔

افغان حکمران طالبان نے اپنے مخالفین سے کہا ہے کہ وہ اب ہتھیار ڈال دیں۔ روس نے کہا ہے کہ طالبان کو سرحد عبور نہیں کرنے دیں گے۔ ایران نے کہا ہے کہ اب مستقل بدامنی ہو گی۔ افغانستان میں بیرونی مداخلت پر سلامتی کونسل نے تشویش کا اظہار کیا۔

افغانستان کے سابق صدر ربانی نے الزام عائد کیا ہے کہ افغانستان میں پاکستان کی مداخلت کے ناقابل تردید ثبوت مل گئے ہیں جو سلامتی کونسل کو دے دیئے گئے ہیں۔ طالبان کے حملہ میں کوئٹہ میں مقیم پاک فوج کے 48ویں بریگیڈ نے حصہ لیا۔

بھارت میں واجپائی حکومت خطرے میں ہے۔ سونیا گاندھی کو وزیراعظم بنانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔

انڈونیشیا کے صدر حبیبی نے اپنی بیوی کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز دے دیا۔

تامل چھاپہ ماروں نے سری لنکا کا تجارتی بحری جہاز اغوا کر لیا۔

البانیہ میں امریکی سفارت خانہ بند کر دیا گیا۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ امریکی بحریہ کے دو جہاز 12 سو فوجیوں کو لے کر افریقہ روانہ ہو گئے۔ کانگو کی خانہ جنگی میں پھنسے غیر ملکیوں کو نکالنے میں مدد دیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کراچی میں یوم آزادی کے نغمے گاتے ہوئے بچوں پر دہشت گردوں نے فائرنگ کر دی جس سے 7 بچے شدید زخمی ہو گئے۔ کورنگی کے سکول میں بچے رنگ برنگ کپڑے پہنے یوم آزادی منا رہے تھے کہ نامعلوم کار سوار فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ ایک لڑکی جس کے سینے میں گولی لگی اس کی حالت تشویشناک ہے۔

یوم آزادی پر کراچی میں ہنگاموں سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

ایم کیو ایم وفاقی کابینہ سے الگ ہو گئی۔ ایم کیو ایم کے وزیر خالد مقبول صدیقی نے حکومت کے ساتھ معاہدہ پر عمل درآمد نہ ہونے پر احتجاجاً استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ وفاقی کابینہ میں ایم کیو ایم کے واحد وزیر تھے۔ ان کے استعفے کا فیصلہ کارکنوں کی ہلاکت کے بعد ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے ہنگامی اجلاس میں کیا گیا۔ خالد مقبول صدیقی اس وقت لندن میں ہیں انہوں نے لندن سے کراچی میں چوہدری نثار کو فون پر اپنے استعفیٰ کی اطلاع دی۔ کراچی میں چوہدری نثار اور وزیراعلیٰ لیاقت جتوئی کے ایم کیو ایم کی ٹیم سے اڑھائی گھنٹے تک مذاکرات ہوئے۔ الطاف حسین سے فون پر رابطہ رہا۔ چوہدری نثار نے بتایا کہ سانحہ ناظم آباد میں سرکاری ایجنسیاں ملوث نہیں۔

ایم کیو ایم نے حکومت سندھ سے علیحدگی کے لئے دو ہفتے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔

وزیراعظم نواز شریف نے یوم آزادی کے موقع پر اسلام آباد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے قومی پرچم لہرایا اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پر پابندیاں لگانے والے تھک جائیں گے۔ جس نے جو کرنا ہے کرلے۔ امریکہ نے ایف 16 روکے ہم نے ایٹم بم بنالیا۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ روٹی کے لئے اپنی دفاعی صلاحیتیں قربان کر دیں گے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ ہم دنیا سے نہیں خدا سے مانگیں گے۔ باہر کی ضمانتوں پر یقین نہیں کیا جا سکتا نہ 1965ء میں کوئی آیا نہ 1971ء میں کوئی بیڑہ آیا۔

وزیراعظم نے کہا ایک داڑھی والا سیاستدان دھماکوں سے قبل کہتا تھا کہ نواز شریف نے دھماکہ نہ کیا تو قوم نہیں چھوڑے گی۔ اور دھماکہ کر دیا تو پابندیاں لگیں گی۔ اس سیاستدان نے کہا کہ ہماری دونوں طرح سے عید ہو گی۔ داڑھی والا سیاستدان قرآن پڑھا کرے۔

وزیراعظم نواز شریف نے کہا کہ 28- مئی 98ء کو ہماری آزادی ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئی۔ اس تاریخ ساز فیصلے پر کبھی نہیں پچھتائیں گے۔ اب استحکام پاکستان اور خوشحالی کی منزل قریب ہے۔ ایٹمی اسلحہ کی آمد نے مسئلہ کشمیر کے حل کی ضرورت کو نمایاں کر دیا ہے۔ مقبوضہ وادی میں بھارتی مظالم کے خلاف آواز اٹھانا ہمارا انتخاب نہیں مجبوری ہے۔ کشمیری ہمارے جسم و جان کا حصہ ہیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ آزادی کے 51 برس گذرنے کے باوجود ہم قیام پاکستان کے مقاصد حاصل نہیں کر سکے۔ وہ شاہی قلعہ میں تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔

بلاول ہاؤس کراچی میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے علامہ طاہر القادری سمیت عوامی اتحاد کے لیڈروں نے ملاقاتیں کیں۔

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام جاگ پنجابی جاگ کا نعرہ لگانے والوں کی باتوں میں نہیں آئیں گے۔ بحرانوں سے نکلنے کا ایک ہی حل ہے نواز شریف مستعفی ہو جائیں۔ اختیارات مرکز سے ضلع کی سطح پر منتقل کر دیئے جائیں۔ کراچی میں ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے ایک فیکٹری سے 50 بنالیں۔ اور ملک کی حالت یہ ہے کہ موت کا رقص جاری ہے۔

وزیراعظم نے یوم آزادی پر اعزازت دیئے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان' ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق' نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی اور ڈاکٹر محبوب الحق مرحوم کو نشان امتیاز کے اعزازات دیئے گئے۔ ایٹمی دھماکہ کرنے والی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر ثمر مبارک' جمیل الدین عالی' الطاف گوہر' اور جلیل اندرابی کو ہلال امتیاز کے اعزازات دیئے گئے۔ صحافی عبداللہ ملک' عطاء الحق قاسمی' ظفر اسحاق اور شاعر منیر نیازی اور اقبال بانو کو ستارہ امتیاز دیا گیا۔

صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی (پرائیڈ آف پرفارمنس) یوم آزادی پر گلوکارہ مہناز' اداکار خالد عباس ڈار' مصور اقبال مہدی اور صحافی نصراللہ خان کو دیا گیا۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے 20- اگست سے ملک بھر میں نفاذ شریعت کی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔ عوام کو بتایا جائے گا کہ حقیقی اسلامی نظام کے تحت ہی روٹی کپڑا مکان تعلیم اور صحت جیسی بنیادی سہولتوں کی ضمانت مل سکتی ہے۔

احاطہ برائے فروخت

21 مرلے (643 گز) 2 کمرے تعمیر شدہ۔ برلب جی ٹی روڈ۔ فیس 65 فٹ۔ بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ۔ ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں۔ برائے رابطہ
ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلیفون نمبر 0596/511126

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1950ء
اکسیر معدہ
تقریباً سترہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ہاضمے کا بہترین چورن جو نہایت سریع الاثر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ خریدنے سے پہلے تسلی کر لیجئے کہ "اکسیر معدہ" دواخانہ ہذا کا ہی بنا ہوا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7233204، 7353105

100% خالص معیاری گرم مصالحہ جات **رضوان فوڈز**
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے | **گرم مصالحہ** مکمل فارمولا کے ساتھ | ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

رقبہ برائے فروخت

باموقع رقبہ تقریباً 20 کنال سکنی احمد نگر ملحقہ پختہ سڑک سرگودھا روڈ طالب والا روڈ کے سنگم پر پلاٹ بندی ہوئی ہے اور نقشہ بنا ہوا ہے۔ برائے فوری فروخت موجود ہے۔ سرمایہ کاری کا بہترین موقعہ
رابطہ کیلئے
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ- ربوہ
فون 212626-212508